تعویذ گھر میں لٹکانا، شرعاً مناسب نہیں ہے، کیونکہ قرآن و حدیث میں اس کے جواز کے لیے کوئی نظیر نہیں ملتی۔

اس کے علاوہ ایسی ذات گرامی جس کے نام مبارک سے استعانت یا تبرک حاصل کرنا مسنون بلکہ عبادت ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ قرآن حکیم کے شروع میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" آئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تبرک یا مدد لینا صرف اللہ کے نام سے مخصوص ہے۔

دنیا جا جا کر لوگوں سے ملتی اور درخواستیں کرتی ہے، خدا کے ہاں اس طرح جانے کی تو کوئی صورت ہی نہیں ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یوں استحضار حاصل نہیں ہو سکتا تو تو میرے نام نامی کو تو سامنے رکھ سکتے ہو اس کو بول کر اور پڑھ کر برکت بھی حاصل کر سکتے ہو اور مدد بھی۔

اسی طرح تعویذ، جو پناہ لینے کی ایک شکل ہے، اس کے لیے بھی خدا نے اپنے ہی نام نامی کی طرف رہنمائی فرمائی ہے

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ (اعراف ع ۲۴)

"اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی دخل اندازی (محسوس) ہونے لگے تو اللہ (کے نام) کی پناہ لیجیے"۔

ہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیات کو دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے پڑھنے کو ضرور بتایا ہے۔

من قرا ثلث ایات من اول الکھف عصم من فتنۃ الدجال (ترمذی)

مسلم شریف میں پہلی دس آیات کا ذکر آیا ہے (مسلم)

سورۂ بقرہ کے متعلق فرمایا کہ جس گھر میں پڑھی جائے، شیطان اس گھر سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیہ سورۃ البقرۃ (مسلم)

خود شیطان نے بتایا کہ بستر پر لیٹتے وقت آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، رات بھر خدائی نگران تیری حفاظت کرے گا اور شیطان تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ حضورؐ نے فرمایا، گو وہ جھوٹا ہے پر بات سچ کہی ہے:

اذا أویت الی فراشك فاقرأ اٰیۃ الکرسی، اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم حتی تختم الاٰیۃ فانك لن یزال علیك من اللہ حافظ ولا یقربك شیطان .... (قال رسول اللہ صلعم)

اما انہ صدقك وھو كذوب (بخاری)

خود حضورؐ جب سونے لگتے تو تینوں قُل (قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے اپنے بدن پر ہاتھ پھیر کر سوتے تھے۔

كان اذا اوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده (بخاری و مسلم)

الغرض کثرت سے قرآن حکیم کی سورتیں اور دعائیں حضورؐ نے گھر اور جان و مال کی حفاظت اور برکت کے لیے بتائی ہیں، ان کو چھوڑ کر آخر ان وظیفوں اور تعویذوں کی طرف لپکنے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے، جن کا قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ نہ وہ دعا کسی صحابی نے بتائی ہے اور نہ کسی امام نے؟

انبیاء اور صلحاء کے اسماء گرامی ہوں یا دوسرے ٹونے ٹوٹکے، شخصیت اور وہم پرستانہ ذہنیت کی غماز ہیں، اگر ان کو واقعی "درد کی دوا" مطلوب ہے تو طبیب حقیقی رب العلمین اور اس کے دار الشفاء کے مسلّم حکیم الامت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہادی اور معنوی امراض اور روگوں کے لیے جو نسخہ تجویز کرتے ہیں ان کا احترام کرنا چاہیے اور "عطائی قسم کے عطاروں" کے چٹکلوں کے پیچھے پڑ کر اپنے امراض کو مزید مستحکم اور خطرناک بنانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اس قسم کے دفعیہ کے لیے کوئی چیز لٹکاتا ہے، اسے پھر اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے کہ اگر تمہیں خدا کے مقابلے میں انہی چیزوں پر زیادہ بھروسہ ہے تو تم جانو اور وہ۔

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ (ابو داؤد۔ عبد اللہ بن الحکیم)

ہاں بعض چیزیں طبی خواص کی بنا پر بالخاصہ اثر کرتی ہیں، جیسے بچوں کے لیے عود صلیب وغیرہ کا گلے میں لٹکانا بتایا جاتا ہے تو ان کی بات اور ہے، ان کو منجملہ اسباب شمار کیا جاتا ہے جو ممنوع نہیں ہے۔ بات صرف وہم پرستانہ ذہنیت کی ہے۔ اسلام انسان کو سب سے زیادہ خدا پر بھروسہ کرنے اور حقائق کے سلسلے میں "یقین واثق" سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس لیے ان باتوں کو اسلام نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، جو انسان کو خدا کے مقابلے میں غیر اللہ سے آس لگانے میں زیادہ قابل بناتی ہیں اور اشیاء کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کے بجائے ان کو ان سے مرعوبیت کے لیے سازگار فضا مہیا کرتی ہیں۔ ایسے لوگ انفس و آفاق کی تسخیر کے قابل رہنے کے بجائے ان کے غلام رہ کر دنیا میں رسوا ہو جاتے ہیں۔ بہر حال انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوں یا صلحائے امت وہ اپنے اسوۂ حسنہ کے اعتبار سے سب سے بڑا تعویذ ہیں کہ انہی کی راہوں پر چل کر لوگ ان مقامات عالیہ پر